حدیث کی تعریف اور اصطلاحات

حدیث کا لغوی معنیٰ:

حدیث کا لغوی معنی "جدید" اور "نیا" ہے۔حدیث کا ایک معنیٰ کلام ،بات اور گفتگو بھی ہے۔

حدیث کا اصطلاحی معنیٰ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمھم اللہ کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔

فائدہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کو "قول، عمل مبارک کو "فعل اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی صحابی عمل کرتا اور آپ اس پر خاموش رہتے تو اس کو "تقریر کہا جاتا ہے۔ صحابی یا تابعی کے قول، فعل اور تقریر کا معنی بھی ایسے ہی ہے۔

حدیث اور خبر:

1: جمہور علماء اصولیّین کے ہاں لفظ خبر حدیث کے مترادف ہے یعنی دونوں کا اطلاق مرفوع، موقوف اور مقطوع پر ہوتا ہے۔

2: ایک قول کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث اور صحابی یا تابعی کے قول، فعل اور تقریر کو خبر کہتے ہیں۔

3: ایک قول یہ بھی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث بھی کہتے ہیں اور خبر بھی کہتے ہیں۔

جبکہ صحابی اور تابعی کے قول، فعل اور تقریر کو خبر کہتے ہیں حدیث نہیں کہتے۔

حدیث اور اثر:

1: حضرات محدثین رحمھم اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل، تقریر اور صحابی کے قول، فعل، تقریر دونوں کو اثر کہتے ہیں۔

2: فقہاء رحمھم اللہ صحابی کے قول، فعل اور تقریر کو اثر کہتے ہیں۔اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل، تقریر کو خبر اور حدیث کہتے ہیں۔

حدیث اور سنت:

حدیث اور سنت میں کئی ایک فرق ہیں۔

1: دونوں کا لغوی معنیٰ الگ الگ ہیں۔ حدیث کلام، بات اور نئی چیز کو کہتے ہیں جبکہ سنت کا لغوی معنیٰ راستہ اور طریقہ ہے۔

2: حدیث اور سنت کا اصطلاحی معنیٰ کے اعتبار سے بھی فرق ہے۔ چنانچہ حدیث حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کے اقوال، افعال اور تقاریر کو کہتے ہیں۔ جبکہ سنت کا معنیٰ وہ عمل اور کام جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشگی اختیار فرمائی ہو اور آپ کے بعد آپ کے صحابہ اس کو لے کر چلے ہوں۔

3: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اقوال، افعال اور تقاریر جن میں خصوصیت اور عذر کا احتمال ہو انہیں حدیث کہتے ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ احادیث جن میں یہ احتمال نہ ہوں انہیں سنت کہتے ہیں۔

فائدہ:

ہر حدیث کا قابل عمل ہونا ضروری نہیں جبکہ ہر سنت کا قابل عمل ہونا ضروری ہے۔

اصول حدیث کی تعریف:

اصول حدیث نام ہے ان قوانین کا جن کے ذریعے سند یعنی راوی اور متن یعنی مروی کے احوال معلوم کئے جاتے ہیں۔

اصول حدیث کا موضوع:

اصول حدیث کا موضوع سند اور متن ہے۔

اصول حدیث کی غرض وغایت:

اصول حدیث اس لئے پڑھا اور پڑھایا جاتا ہے تاکہ حدیث کے احوال معلوم کر کے مقبول پر عمل کیا جائے اور غیر مقبول سے بچا جائے۔

حدیث متواتر:

وہ حدیث ہے جس کو نقل کرنے والے ہر زمانے میں اتنے زیادہ ہوں کہ ان سب کے جھوٹ پر اتفاق کر لینے کو عقلِ سلیم ناممکن سمجھے۔

فائدہ1:

تواتر کی چار قسمیں ہیں:

1:تواتر لفظی:

متواتر لفظی وہ حدیث ہے جس کے الفاظ تواتر سے منقول ہوں جیسے کذب علی النبی پر وعید والی حدیث مبارک لفظاً متواتر ہے۔

2:تواتر طبقاتی:

جو ابتداء سے لے کر ہم تک جماعت در جماعت پہنچی ہو جیسے قرآن کریم اور فقہ اسلامی۔

3:تواتر عملی:

وہ چیز جس پر ہر دور میں امت نے عمل کیا ہو جیسے جمعہ کے دو خطبوں کے درمیان امام کا تھوڑی دیر کے لئے بیٹھنا اور عرفہ میں نماز ظہر وعصر اور مزدلفہ میں نماز مغرب وعشاء کو جمع کرنا۔

4:تواتر معنوی:

ایک چیز کے بارے چند احادیث جن کو نقل کرنے والے افراد الگ الگ ہوں اور ان کے الفاظ بھی جدا جدا ہوں لیکن ان کا مطلب اور مفہوم ایک ہو۔ جیسے حضرت عیسی علیہ السلام کے زندہ آسمان سے نازل ہونے کی احادیث اور انبیاء کرام علیہم السلام کی قبر کی زندگی کی احادیث۔

فائدہ2:

اگر کسی چیز کے بارے میں احادیث متواتر منقول ہوں تو پھر ان احادیث کی سند کے بارے بحث کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور اس میں بعض راویوں کا ضعف نقصان دہ نہیں ہوتا۔

خبر واحد:

خبرِ واحد وہ حدیث ہے جس کے راوی تواتر سے کم ہوں۔

حدیث مشہور:

محدثین کے ہاں حدیث مشہور وہ حدیث مبارک جسے ہر زمانہ میں نقل کرنے والے کم از کم تین راوی ہوں۔

فقہاء احناف کثر اللہ سوادھم کے ہاں حدیث مشہور وہ حدیث مبارک ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں متواتر نہ ہو لیکن اس کے بعد خیر القرون میں ہی تواتر کی حد کو پہنچ جائے۔

حدیث عزیز:

وہ حدیث مبارک جسے ہر زمانہ میں نقل کرنے والے کم از کم دو راوی ہوں۔

حدیث غریب:

وہ حدیث مبارک جس کی سند میں کسی ایک جگہ پر نقل کرنے والا راوی اکیلا رہ جائے۔

فائدہ: حدیث غریب صحیح بھی ہوتی ہے اور ضعیف بھی ہوتی ہے۔ صحت یا ضعف کا فیصلہ سند میں موجود افراد کی تحقیق کے بعد کیا جائے گا۔

حدیث قدسی:

حدیث قدسی اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف فرمائیں اور اس حدیث کو یہ کہہ کر ذکر فرمائیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

حدیث مرفوع:

وہ حدیث جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل، تقریر یا وصف کا ذکر ہو۔

فائدہ:

حدیث مرفوع کی دو قسمیں ہیں۔

1: مرفوع حقیقی:

جس میں صراحتا کسی قول، فعل، تقریر یا وصف کی نسبت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی ہو۔

2: مرفوع حکمی:

جو صراحتا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہ ہو بلکہ ایسا سمجھ آرہا ہو کہ بات اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو گی جیسے کوئی صحابی کہے ہم فلاں کام کرنے کا حکم دیا گیا یا فلاں کام کرنے سے ہمیں روکا گیا وغیرہ۔

حدیث موقوف:

وہ حدیث جس میں صحابی رضی اللہ عنہ کے قول، فعل یا تقریر کا ذکر ہو۔

حدیث مقطوع:

وہ حدیث جس میں تابعی رحمہ اللہ کے قول، فعل یا تقریر کا ذکر ہو۔

حدیث صحیح لذاتہ:

حدیث صحیح لذاتہ اس حدیث مبارک کو کہتے ہیں جس میں پانچ چیزیں پائی جائیں۔

- اس کی سند متصل ہو۔یعنی اس میں سارے راوی مذکور ہوں کوئی راوی چھوٹا ہوا نہ ہو۔
- اسے نقل کرنے والے راوی عادل ہوں۔یعنی وہ اچھی عادات کو اپنانے والے اور بری عادات سے بچنے والے ہوں۔
- حافظہ ٹھیک ہو یعنی حدیث سننے کے وقت سے لے کر بیان کرتے وقت تک حافظہ ٹھیک ہو۔
- روایت معلل نہ ہو۔یعنی راوی یا روایت میں ایسی پوشیدہ علت نہ ہو جو صحت حدیث کے لئے مضر ہو۔
- روایت شاذ نہ ہو۔یعنی اس حدیث میں موجود کوئی ثقہ راوی جماعت ثقات کی یا اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت نہ کر رہا ہو۔

صحیح لغیرہ:

اس حدیث مبارک کو کہتے ہیں جس کی سند متصل ہو،راوی عادل ہوں ،روایت معلل اور شاذ نہ ہو البتہ اس میں کسی راوی کا حافظہ کمزور ہو اور اس روایت کی سندیں ایک سے زیادہ ہوں۔

حسن لذاتہ:

اس حدیث مبارک کو کہتے ہیں جس کی سند میں سارے راوی موجود ہوں ،عادل ہوں ،روایت شاذ اور معلل نہ ہو البتہ کسی راوی کا حافظہ کمزور ہو اور اس روایت کی سند ایک ہو۔

حسن لغیرہ:

اس حدیث مبارک کو کہتے ہیں جس کی سند میں موجود کوئی راوی ضعیف ہو البتہ اس کی سندیں ایک سے زیادہ ہوں۔

ضعیف:

اس حدیث مبارک کو کہتے ہیں جس کی سند میں موجود راویوں میں سے کوئی ایک راوی ضعیف ہو اور اس کی سند ایک ہو۔ بالفاظ دیگر حدیث ضعیف اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں حدیث صحیح اور حدیث حسن کی شرائط موجود نہ ہو اور اس کی سند ایک ہو۔

موضوع:

وہ روایت جسے کسی بندے نے خود گھڑ کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دیا ہو۔

فائدہ:

حدیث ضعیف اور موضوع یہ دونوں الگ الگ ہیں لہذا ان دونوں کو ایک سمجھنا درست نہیں ۔چند فرق درج ذیل ہیں۔

1: ضعیف اور موضوع کا لغوی معنی الگ الگ ہے۔

ضعیف ضعف سے ہے جس کا مطلب ہے معنوی کمزوری، موضوع وضع سے ہے بمعنی گھڑی ہوئی چیز قائل کی طرف ایسے قول کی نسبت کرنا جو اس نے نہ کہا ہو۔

2: ان دونوں میں اصطلاحی معنیٰ کے اعتبار سے بھی فرق ہے۔ چنانچہ حدیث ضعیف وہ حدیث ہے جس میں حدیث حسن کی شرائط نہ پائی جائیں۔

جبکہ موضوع روایت کا مطلب ہے اپنی طرف سے جھوٹی بات گھڑ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دینا۔

3: حدیث ضعیف فضائل میں مقبول ہوتی ہے۔ جبکہ موضوع کسی حالت میں بھی مقبول نہیں۔

4: اگر حدیث ضعیف کی دو سندیں ہو جائیں تو وہ حدیث حسن بن جاتی ہے۔ جبکہ موضوع روایت کی ہزار سندیں بھی ہو جائیں وہ موضوع ہی رہتی ہے۔

5: حدیث ضعیف اور قیاس میں ٹکراو ہو جائے تو حدیث ضعیف کو قیاس پر ترجیح ہوتی ہے ۔جبکہ قیاس اور موضوع میں تعارض کی صورت میں قیاس کو ترجیح ہوتی ہے۔